اے ثانیِ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

مملکت بدرؔ مدیرہ نظارہ لکھنؤ

تصویر نبیؐ، اکبرؑ جرار کے صدقے　　اصغرؑ کے کبھی دیدۂ خوں بار کے صدقے
سجادؑ کے عباسؑ علمدار کے صدقے　　تو ہوگئی اُجڑی ہوئی سرکار کے صدقے
اے ثانیٔ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

اسلام اور ایماں کے مقدر کی بدولت　　اشکوں کے چمکتے ہوئے گوہر کی بدولت
عزت ہے،تو زہراؑ کے بھرے گھر کی بدولت　　پردہ ہے، تو وہ بھی تری چادر کی بدولت
اے ثانیٔ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

جو مرکزِ ایماں ہے وہ قرآن تو ہی ہے　　زہراؑ کا سراپا ہے تو ہی شان تو ہی ہے
اور عصمت مریمؑ کی بھی پہچان تو ہی ہے　　توحید کے پرچم کی نگہبان تو ہی ہے
اے ثانیٔ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

ماں باپ کی نانا کی نیابت ہو مبارک　　جلتے ہوئے خیموں میں عبادت ہو مبارک
درباروں میں خطبوں کی تلاوت ہو مبارک　　بچّوں کو فدا کرکے سخاوت ہو مبارک
اے ثانیٔ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

سجادؑ کی اُلجھی ہوئی زنجیر سنبھالی　　ہمشکل پیمبر کی بھی تنویر سنبھالی
یہ خون میں ڈوبی ہوئی تصویر سنبھالی　　اسلام کی بگڑی ہوئی تقدیر سنبھالی
اے ثانیٔ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

اے روح عبادت تجھے سوتے نہیں دیکھا　　دنیا نے کبھی ایسا تو ہوتے نہیں دیکھا
وہ صبر کہ منھ اشکوں سے دھوتے نہیں دیکھا　　بھائی کے سوا بچوں پہ روتے نہیں دیکھا
اے ثانیٔ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

عظمت کا نشاں حاصل کردار تو ہی ہے زہراؑ کی طرح دین کی سردار تو ہی ہے
اسلام کی الفت میں گرفتار تو ہی ہے اور لشکر ایماں کی علمدار تو ہی ہے
اے ثانئ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

ہر دل کا ہے ارماں ترے روضے کی زیارت کرتے رہیں انساں ترے روضے کی زیارت
بخشش کا ہے ساماں ترے روضے کی زیارت ہے بدرؔ کا ایماں ترے روضے کی زیارت
اے ثانئ زہراؑ ترے کردار کے صدقے

فاتح شام

جناب قاسم شبیر نقوی نصیر آبادی

نبیؐ کی شان علیؑ کا نشان ہے زینبؑ کتاب، فاطمہؑ ہے ترجمان ہے زینبؑ
حسنؑ کے ضبط وتحمل کی آن ہے زینبؑ حسینیت ہے صحیفہ، زبان ہے زینبؑ
ہر اک نظر کو حقیقت کی سمت موڑ دیا
محل غرور کا خیبر کی طرح توڑ دیا

وہ بیکسی و امیری عجیب رنگ تضاد یزید تخت کا ساکن تو خانماں برباد
جو تیرے لفظوں نے برپا کیا عظیم جہاد وہی نبیؐ کی تمنا تھی اور علیؑ کی مراد
ہر ایک دل کی طرف سیل اضطراب آیا
دیار شام کی ہر شے پہ انقلاب آیا

ہوا ہے صبر کے حربوں سے چور ظلم شدید وہ ماتمی ہیں، گھروں میں منا رہے تھے جو عید
حسینیت کی صدائیں ہیں اب قریب وبعید ہے فتح زینبؑ و سجادؑ اور شکست یزید
ہر ایک کوچے میں ہلچل ہے حشر برپا ہے
ہر اک زبان پہ مظلومیت کا چرچا ہے

تو قصر شام میں یوں کربلا سے آئی ہے کہ حق کو چادر عصمت اُڑھا کے لائی ہے
عذاب حشر کی زنجیر یوں پنہائی ہے کہ ظلم چیخ رہا ہے تری دہائی ہے
دلوں میں آگ لگی ہے ضمیر جلتے ہیں
جو ہاتھ باندھ کے لائے تھے ہاتھ ملتے ہیں